قرآنی بیان

حیرت کا میدان

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ ائمہ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

15-November-2024

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد کے تحت مساجِد کے لئے
15 نومبر، 2024ء (12 جمادی الاول، 1446ھ) کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

حیرت کا میدان

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. پریشانیوں سے نکلنے کا طریقہ
✿.. کھانا خراب کیوں ہوتا ہے؟
✿.. نابینا پرندے کا توکل
✿.. ٹینشن کا علاج

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

(تجاویز و شکایات)

+92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درود شریف کی فضیلت

اَرْبعینِ عطّار، قِسط:2، صفحہ:7، حدیثِ پاک نمبر:7 ہے:

اِنِّی رَاَیْتُ الْبَارِحَةَ عَجَبًا وَّ رَاَیْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ یَزْحَفُ عَلَی الصِّرَاطِ مَرَّةً وَیَحْبُوْ مَرَّةً فَجَاءَتْهُ صَلَاتُهُ عَلَیَّ فَاَخَذَتْ بِیَدِهٖ فَاَقَامَتْهُ عَلَی الصِّرَاطِ حَتّٰی جَاوَزَ

ترجمہ: میں نے پچھلی رات عجیب واقعہ دیکھا: میرا ایک اُمّتی پُل صِراط پر کبھی گھسٹ کر اور کبھی گھٹنوں کے بل چل رہا تھا، اِتنے میں وہ درود آیا جو اُس نے مجھ پر بھیجا تھا، درودِ پاک نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے پُل صِراط پر کھڑا کر دیا یہاں تک کہ اُس نے پُل صراط پار کر لیا۔(1)

وضاحت: دُرودِ پاک اُسے پُل صِراط پار کروا کر جنّت میں لے گیا۔(2)

پڑھتی دُرودیں دوڑیں گی حوریں | لاشہ جو لے گا نامِ مُحَمَّد
روزِ قیامت میزان و پُل پر | دے گا سہارا نامِ مُحَمَّد

---

1 ...معجم کبیر، جلد:3، صفحہ:470، حدیث:5566۔

2 ...تیسیر شرح جامع الصغیر، جلد:1، صفحہ:370۔

بیڑا تباہی میں آ گیا ہے | دے دے سہارا نامِ مُحَمَّد[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْكَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾

(پارہ:1، البقرۃ:57)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْم صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے تمہارے اُوپر بادَل کو سایہ بنادیا اور تمہارے اُوپر مَنّ اور سَلْویٰ اُتارا (کہ) ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اُنہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے رہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ:1، سورۂ بقرہ کی آیت:57 سُننے کی سعادت حاصِل کی، اِس آیتِ کریمہ میں ایک حیرت انگیز اور سبق آموز واقعہ بیان ہوا ہے، آیئے! پہلے واقعہ سُنتے ہیں، پِھر آیت کی وضاحت اور اِس سے ملنے والے سبق سیکھیں گے۔

حیرت کا میدان

واقعہ یُوں ہے کہ جب فِرعون غرق ہوگیا، مِصر پر بنی اسرائیل غالِب آ گئے، اَب یہ آزادی کے ساتھ یہاں رہنے لگے۔

یہ بات یادرکھئے کہ بنی اسرائیل کا جو اَصْل مُلک تھا، وہ مُلکِ شام اور اَرْضِ مُقَدَّس (یعنی

---

[1] ...قبالۂ بخشش، صفحہ:134و135 ملتقطاً۔

اب جہاں فلسطین اور بیت المقدس واقع ہے، یہ) تھا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہجرت کر کے یہیں تشریف لائے تھے، حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام بھی اِسی خطّہ کے ایک علاقہ کِنْعَان میں رہتے تھے، حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانہ مبارَک میں بنی اسرائیل مِصْر آئے تھے۔

اب جب بنی اسرائیل کو فِرعون سے آزادی ملی، اس وقت اَرْضِ مُقَدَّس پر قومِ عمالقہ کا قبضہ تھا۔ چنانچہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ قومِ عمالقہ سے جنگ کر کے مُلْکِ شام اور اَرْضِ مُقَدَّس کو آزاد کرواؤ! یہ حکم ملنے پر بنی اسرائیل کا ایک بڑا لشکر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قیادت میں مُلْکِ شام کی طرف روانہ ہوا۔ مسئلہ یہ تھا کہ یہ لوگ دِل سے اس کام کے لئے راضی نہیں تھے، بے دِلی کے ساتھ روانہ ہوئے۔(1)

مِصْر اور شام کے درمیان ایک میدان ہے، جسے میدانِ تِیہ کہتے ہیں، صِرْف 6 فرسخ (تقریباً 27 کلومیٹر) کا مَیدان ہے، جب یہ لوگ یہاں پہنچے تو اُنہیں خبر ملی کہ قومِ عَمالقہ تو بہت طاقتور قوم ہے، اَب یہ ضِدّ کر گئے، کہنے لگے: اے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام! ہم تو قومِ عمالقہ سے جنگ نہیں کریں گے۔

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ (پارہ:6، المائدۃ:24)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تو آپ اور آپ کا ربّ دونوں جاؤ اور لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔

اللہ! اللہ! کتنی بے ادبی کی بات ہے، کیسی بے باکی کے ساتھ اُنہوں نے یہ کہہ دیا...!

جب اُنہوں نے یہ بے ادبی کی تو اُنہیں سزا دِی گئی، وہ سزا کیا تھی؟ اُنہیں اِسی میدانِ تِیہ میں قید کر دیا گیا۔

صرف 27 کلومیٹر کا مَیدان تھا، یہ واپس جانے کے لئے صبح کو چلتے، شام تک سَفَر

(1)... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:57، جلد:1، صفحہ:404و405 خلاصۃً۔

کرتے، پتا چلتا کہ جہاں سے چلے تھے، پلٹ کر پھر وہیں آ گئے ہیں، یُوں انہوں نے اس میدان سے نکلنے کی کئی کوششیں کیں مگر اس میدان سے باہَر نہ نکل سکے، وہیں حیران پریشان گھومتے رہے، 40 سال تک یہ لوگ یہیں قید رہے۔[1]

اب اللہ پاک کی کرم نوازیاں دیکھئے! بنی اسرائیل نے جُرْم کیا، اللہ پاک کی اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی گستاخی کی، اِنہیں اِس جُرْم کی سزا میں قید کر دیا گیا، اِس قید کے دوران اُن پر کیا کیا کرم نوازیاں ہوئیں؟ سنیئے! اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ (پارہ:1، البقرۃ:57)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے تمہارے اوپر بادل کو سایہ بنا دیا۔

چونکہ کُھلا میدان تھا، چھاؤں نہیں تھی، سُورج کی دُھوپ سیدھی اُن پر پڑتی تھی، لہٰذا اِن پر بادلوں سے سایہ کیا گیا۔

وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰىؕ (پارہ:1، البقرۃ:57)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور تمہارے اُوپر مَن اور سَلْویٰ اتارا۔

یہاں کھانے کا اِنتظام نہیں تھا، اِن کے لئے آسمان سے کھانا اُتارا گیا۔ کھانا بھی کیا تھا؟ مَنّ و سَلْوٰی۔ **مَنّ** جو ہے یہ تُرَنْجَبِیْن (ایک قسم کی قدرتی شکر) کی طرح کی میٹھی چیز تھی جو صبح طُلُوعِ فجر سے لے کر سُورج نکلنے تک شبنم کی طرح برستی، ہر شخص کے حصّے میں تقریباً 4 کلو آتی تھی۔ **سَلْوٰی** جو ہے یہ ایک قسم کا چھوٹا پرندہ تھا، (جو بُھنا ہوا اُن کے پاس آتا) اور یہ کھایا کرتے تھے۔

اس کے ساتھ ساتھ مزید کرم نوازیاں کیا ہوئیں؟ اللہ پاک نے آسمان سے ایک

1 ... تفسیر طبری، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:57، جلد:1، صفحہ:336و337، رقم:994-996 خلاصۃً۔

نُوری ستون اُتارا، جو رات کے وقت ان کے لئے روشنی کرتا تھا، اس 40 سال کے عرصے میں اِن کے کپڑے نہ میلے ہوتے تھے، نہ پُرانے ہوتے تھے، بال اور ناخُن بڑھتے نہیں تھے، جو بچہ پیدا ہوتا، کپڑے پہنے ہوئے پیدا ہوتا اور عمر کے ساتھ جیسے جیسے اس کا قَدّ بڑھتا، کپڑے بھی ساتھ ہی بڑھتے رہتے تھے۔ (1)

دیکھئے! یہ کتنی کرم نوازیاں ہیں، ہیں مُجْرِم...!! قید کئے گئے ہیں، اِس قید میں بھی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بَرَکت سے کیا کیا اِنْعَام دیئے گئے۔ لیکن اِس قوم کا حال عجیب تھا، یہ جُرْم کرتے، سزا ملتی، اس سزا کے اندر مزید انعامات ہوتے، یہ اُن کا شکر کرنے کی بجائے مزید جُرْم کر ڈالتے تھے۔ مقامِ تِیہ میں بھی ایسا ہی ہوا، اِس کُھلے میدان میں اُنہیں سب سہولیات میسر تھیں، صِرْف ایک حکم دیا گیا:

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ (پارہ:1، البقرۃ:57)	تَرْجَمَۂ کنزُالعِرفان: ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔

یعنی روز کا کھانا روز دیا جا رہا ہے، اُسے بچا کر نہ رکھو! اللہ پاک نے آج عطا فرمایا ہے، کل پھر عطا فرمائے گا، لہٰذا کل کے لئے ذَخیرہ نہ کرو! روز کا روز کھا لیا کرو! (2)

بنی اسرائیل نے یہ ایک حکم بھی نہ مانا، کل کے لئے بچا کر رکھنا شروع کر دیا۔ اِس کے 2 نقصان ہوئے (1): یہ کھانا سڑنا اور خراب ہونا شروع ہو گیا (2): کھانا اُترنا بند ہو گیا۔ (3)

1 ... تفسیر طبری، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:57، جلد:1، صفحہ:336و337، رقم:994-996 خلاصۃً۔
2 ... تفسیر خازن، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:57، جلد:1، صفحہ:48 خلاصۃً۔
3 ... تفسیر مظہری، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:57، جلد:1، صفحہ:81 خلاصۃً۔

اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ(۵۷) (پارہ:1، البقرۃ:57)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے رہے۔

یعنی بنی اسرائیل نے حکم نہ مان کر اپنا ہی نقصان کیا، دُنیا میں نعمت سے مَحرُوم ہوئے اور آخرت میں سزا کے حق دار ہو گئے۔

آیت سے ملنے والے سبق

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایک سبق آموز قرآنی واقعہ ہے، اس سے ہمیں کئی باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔

دُنیا حیرت کا میدان ہے

پہلا سبق تو یہ کہ دیکھئے! بنی اسرائیل نے اللہ پاک کا حکم نہیں مانا، اس کی سزا کیا ملی، انہیں کھلے میدان میں قید کر دیا گیا، یہ حیران و پریشان اِدھر سے اُدھر جاتے، سارا دِن سَفَر کرتے مگر جہاں سے چلے تھے، وہیں کے وہیں رہتے۔

معلوم ہوا؛ اللہ پاک کی نافرمانی حیرانی و پریشانی کا سبب ہے۔ ہمارے ساتھ ایسا ہوتا ہے، بہت دفعہ پریشانیاں اِنسان کو جکڑ لیتی ہیں ❁ ایک پریشانی سے نکلے دوسری آگئی ❁ بیٹا بیمار تھا، اُسے صحت ملی ❁ اَب بیٹی بیمار ہو گئی، بیٹی کا عِلاج کروایا ❁ ماں بیمار ہو گئی، ماں کا علاج کروایا ❁ خُود بیمار ہو گئے ❁ کاروبار چل نہیں رہا تھا ❁ قرض اُٹھالیا، قرض نہیں اُترا تو کاروبار بند ہو گیا، بڑی مشکل سے کام چلنا شروع ہوا تھا ❁ مہنگائی بڑھ گئی، مہنگائی کنٹرول ہوئی تھی کہ کوئی اور پریشانی آگئی، یُوں بعض دفعہ ایسا ہو جاتا ہے کہ آدمی پریشانیوں میں جکڑا جاتا

ہے، ان پریشانیوں سے نکلنے کی بہت کوشش کی جاتی ہے، بندہ ہاتھ پیر مارتا ہے، ان سے نکل ہی نہیں پاتا، کسی نے کہا تھا:

اِک اور دریا کا سامنا تھا منیرؔ مجھ کو
میں ایک دریا کے پار اُترا تو میں نے دیکھا

وضاحت: یعنی میں ایک پریشانی سے نکلا، ابھی سُکھ کا سانس لینے ہی والا تھا کہ سامنے ایک اور پریشانی کھڑی تھی۔

ایسا کیوں ہوتا ہے؟ ہم اس حیرت کے میدان (یعنی پریشانیوں) سے کیوں نکل نہیں پاتے؟ سوچنا چاہئے: کہیں یہ ہماری نافرمانیوں اور گُناہوں کی سزا تو نہیں ہے ❁ فجر سوتے ہوئے گُزر جاتی ہے ❁ ظُہر، عصر اور مَغْرِب کام کاج کی مَصروفیات میں گزار دیتے ہیں ❁ عشا کے وقت تھکاوٹ بہت ہوتی ہے، لہٰذا سو جاتے ہیں ❁ درودِ پاک پڑھنا، ذِکْرُ اللہ کرنا، وِرْد وَظیفے پڑھنا، قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنا، ایسے نیک کاموں کی طرف کبھی توجہ ہی نہیں جاتی ❁ سُودی کاروبار کئے جاتے ہیں ❁ دوسروں کو تکلیفیں دی جاتی ہیں اور نا جانے کیسے کیسے گُناہ ہیں جو مُعَاشرے میں ہو رہے ہیں۔

ہم میں سے ہر ایک اپنے مُتَعَلِّق غور کرلے کہ میں اگر پریشانیوں میں پھنسا ہوا ہوں، کام اَٹکے ہوئے ہیں، ایک کے بعد ایک پریشانی آتی ہی جارہی ہے، میں اس حیرت کے میدان سے نکل ہی نہیں پارہا ہوں، کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ میرے گُناہوں کی سزا ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں توبہ کی طرف آنا چاہئے! گُناہ چھوڑ کر اللہ پاک کی فرمانبرداری اِختیار کرنی چاہئے۔ **صُوفیائے کرام فرماتے ہیں:** یہ دُنیا گویا کہ میدانِ تِیَہ ہے۔

ہم سب یہاں قید ہیں۔ اللہ پاک نے کرم فرمایا، ہم پر مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رحمتوں سے سایہ فرمایا، ہماری رُوح کو طاقت دینے کے لئے رُوحانی غذا یعنی قرآنِ کریم نازِل فرمایا۔ ہم پر لازِم ہے کہ نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا دامنِ رحمت مَضْبُوط پکڑیں اور قرآنِ کریم پر عَمَل کرتے ہوئے اِس حیرت کے میدان سے کامیاب ہو کر نکل جائیں۔[1]

پریشانیوں سے نکلنے کا طریقہ

ایک شخص تھا، جو پریشانیوں میں گھرا ہوا تھا، وہ اپنا دُکھڑا لے کر ایک نیک بندے کی خِدْمت میں حاضِر ہوا، عرض کیا: پریشانیاں ہی پریشانیاں ہیں، جو کام کرتا ہوں، وہ اُلٹا ہو جاتا ہے، کیا کروں؟ نیک بندے نے پوچھا: بیٹا! اِسْٹیمپ (Stamp یعنی مہر) دیکھی ہے؟ بولا: دیکھی ہے۔ پوچھا: کیا یہ جانتے ہو کہ اسٹیمپ (Stamp یعنی مہر) پر لکھائی کیسے ہوتی ہے....؟ کہنے لگا: اُس پر اُلٹی لکھائی ہوتی ہے۔ فرمایا: کیا یہ بتا سکتے ہو وہ سیدھی کیسے ہوتی ہے؟ جواب دیا: جب مُہر (Stamp) کاغذ پر لگتی ہے تو الفاظ سیدھے ہو جاتے ہیں۔ فرمایا: جس طرح مُہر (Stamp) اپنا ماتھا (یعنی پیشانی) کاغذ پر ٹیکتی ہے تو اُس کے اُلٹے اَلْفَاظ بھی سیدھے ہو جاتے ہیں، اِسی طرح تُو بھی وضو کر کے مسجد جا اور اپنے خالِق و مالِک کے حُضُور ماتھا ٹیک (یعنی سجدہ کر) اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! تیرے بھی اُلٹے کام سیدھے ہو جائیں گے۔[2]

پُر سکون، اچھی زندگی

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! اللہ پاک کی فرمانبرداری اِختیار کریں گے، گُناہ

1 ...تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:57، جلد:1، صفحہ:407 خلاصۃً۔

2 ...فیضانِ نماز، سجدے کے فضائل، صفحہ:258۔

چھوڑ کر نیکیوں کی طرف آئیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! دُنیا بھی بہتر ہو جائے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی۔ پارہ:14، سورۂ نَحل، آیت:30 میں ارشاد ہوتا ہے:

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ (پارہ:14، النحل:30)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: جنھوں نے اس دنیا میں بھلائی کی، ان کے لیے بھلائی ہے اور بیشک آخرت کا گھر سب سے بہتر ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: (اس آیت کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ) جو لوگ اِیمان لائے اور اچھے عَمَل کئے، اُنہیں دُنیا میں بھی اِس کا اچھا اجر ملے گا۔[1]

تَوبہ کا ذِہن کیسے بنا...؟

ایک بزرگ تھے، اُن سے کسی نے پوچھا: عالی جاہ! آپ کا تَوبہ کرنے اور اللہ پاک کی عبادت کی طرف آنے کا ذِہن کیسے بنا؟ اُنہوں نے اپنا واقعہ بتایا، فرمایا: میں چکّی چلاتا تھا (یعنی چکّی کے ذریعے آٹا پیسا کرتا تھا)۔ رہائش گاؤں میں تھی، جمعہ پڑھنے کے لئے دُور شہر کی جامع مسجد میں جانا ہوتا تھا، ایک مرتبہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات تھی، میرے ساتھ عجیب معاملہ ہوا ❁ میرا ایک کھیت تھا اُسے پانی لگانا تھا ❁ چکّی پر دَانے بھی رکھے تھے، وہ پیسنے تھے ❁ میں نے ایک گدھا رکھا ہوا تھا، اس نے اچانک رسّی چُھڑائی اور بھاگ نکلا۔ اب بڑی پریشانی ہوئی: میں اکیلا آدمی ❁ کھیت کو پانی لگاؤں تو نہ گدھا ملے گا، نہ آٹا پِسے گا ❁ آٹا پیسوں تو نہ گدھا ملے گا، نہ کھیت کو پانی لگے گا ❁ گدھا ڈھونڈوں تو نہ کھیت کو پانی لگے گا، نہ آٹا پِسے گا، غرض کہ مجھے 2 نقصان ہر صُورت اُٹھانے پڑ ہی رہے تھے۔ بہت پریشانی

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:14، سورۂ نحل، زیرِ آیت:30، جلد:5، صفحہ:306۔

تھی، سوچ سوچ کر دِماغ چکرا رہا تھا، آخر میں نے دِل میں کہا: چھوڑو سب کچھ! چلو! جمعہ پڑھنے چلتے ہیں۔ چنانچہ میں نے جمعہ کی تیاری کی اور شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ جامع مسجد میں جا کر مزے سے نمازِ جمعہ ادا کی، پھر گاؤں کی طرف واپس آ رہا تھا، جب اپنے کھیت کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ میرے کھیت میں پانی لگا ہوا ہے، بڑی حیرانی ہوئی، کسی سے پوچھا: میرے کھیت کو پانی کس نے لگا دیا؟ کہنے والے نے کہا: تمہارا پڑوسی کھیت والا اپنے کھیت کو پانی لگا رہا تھا، رات تھی، نیند آ رہی تھی، لہٰذا اُس نے غلطی سے تمہارے کھیت کو پانی لگا دیا، پھر جب احساس ہوا تو دوبارہ اپنے کھیت کو لگایا۔ کہتے ہیں: میں نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور گھر کی طرف چل پڑا، جیسے ہی دروازہ کھولا تو دیکھا، میرا گدھا گھر میں بندھا ہوا ہے، میں نے حَیرانی سے پوچھا: اِسے کون پکڑ کر لایا؟ گھر والوں نے بتایا: یہ جنگل کی طرف نکل گیا تھا، سامنے اسے بھیڑیا نظر آ گیا، یہ اُس سے ڈر کر بھاگا اور خُود ہی گھر آ گیا۔ اب میں اندر گیا تو دیکھا: میرا آٹا پِسا رکھا ہے۔ پھر حیرانی ہوئی، گھر والوں سے پوچھا: یہ آٹا کس نے پِیس دیا؟ بولے: پڑوسی اپنے دانے پیسنا چاہتا تھا مگر غلطی سے اُس نے ہمارے دانے پیس دیئے، جب اُسے معلوم ہوا تو ہمارا آٹا، ہمیں دے گیا، اپنے دانے پھر پِیس لئے۔ یہ ماجرا دیکھ کر میرا دِل چوٹ کھا گیا کہ کہاں تو یہ صُورت تھی کہ مجھے 2 نقصان بہر صُورت اُٹھانے پڑ رہے تھے، کہاں یہ عالَم ہے کہ میرے سارے کام خُود بخود ہی اَنجام پا گئے ہیں۔ بس اِسی دِن سے میں نے تَوبہ کر لی اور نیک کاموں کو تَرجیح دینا شروع کر دی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے...!!

---

[1]... تبصرۃ الغافل، الباب الثالث عشر فی علامۃ السعادۃ...الخ، صفحہ:290۔

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غَیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارسَاز کا [1]

وضاحت: اے حسنؔ! میرے کام غَیب سے کیوں نہ بنیں گے؟ کیوں میری مشکلیں حَل نہ ہوں گی؟ دیکھو تو میں بندہ کس بڑے کار ساز یعنی اللہ رَبُّ العالمین کا ہوں...!!

اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

تَوَکُّل اختیار فرمایئے!

پیارے اسلامی بھائیو! بنی اسرائیل کو بغیر مشقت کے **مَنّ و سَلْوٰی** عطا ہوتا تھا، انہیں حکم دیا گیا:

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ (پارہ:1، البقرۃ:57)	**تَرجَمَۂ کَنزُالعِرفَان:** ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔

یعنی روز کا کھانا روز دیا جا رہا ہے، اسے بچا کر نہ رکھو! اللہ پاک نے آج عطا فرمایا ہے، کل پھر عطا فرمائے گا، لہٰذا کل کے لئے ذخیرہ نہ کرو! روز کا روز کھا لیا کرو!

مگر بنی اسرائیل نے اس پر عَمَل نہیں کیا، کھانا بچا کر رکھنا شروع کر دیا یعنی انہوں نے اللہ پاک پر بھروسہ نہ کیا، نتیجہ کیا ہوا؟ **مَنّ و سَلْوٰی** اُترنا بند ہو گیا۔ معلوم ہوا؛ تَوَکُّل یعنی اللہ پاک پر بھروسہ کرنا نعمتیں ملنے کا ذریعہ ہے اور تَوَکُّل نہ کرنا مشقت میں پڑ جانے کا سبب ہے۔

---

[1] ...ذوقِ نعت، صفحہ:18۔

کھانا خراب کیوں ہوتا ہے؟

ہمارے ہاں عام طور پر کھانا زیادہ دِن تک رکھا رہے تو خراب ہو جاتا ہے، اس پر پھپھوندی (**Fust**) لگ جاتی ہے۔ بچا ہوا کھانا مَحْفُوظ کرنے کے لئے مختلف طریقے اِختیار کئے جاتے ہیں، پہلے ایسا نہیں ہوتا تھا، یہ جو کھانا خراب ہو جاتا ہے، یہ بھی بنی اسرائیل کی اُس بے صبری کا نتیجہ ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، نبیوں کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بنی اسرائیل نہ ہوتے تو نہ کھانا کبھی خراب ہوتا اور نہ گوشت سڑتا۔[1]

معلوم ہوا! کھانے کا خراب ہونا اور گوشت کا سڑنا اُسی تاریخ سے شروع ہوا۔ ورنہ اِس سے پہلے نہ کھانا بگڑتا تھا نہ گوشت سڑتا تھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے بے صبری کی نحوست...!! اس لئے ہمیں چاہئے کہ تَوَکُّل اِختیار کریں، اللہ پاک پر بھروسہ رکھیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اِس کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

توکل کسے کہتے ہیں...؟

توکل کا معنٰی ہے: اللہ پاک پر اعتماد کرنا اور اپنے کام اللہ پاک کے سپرد کر دینا۔[2]

اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اَسْبَاب کو چھوڑ دیں بلکہ تَوَکُّل کا مطلب ہے کہ ❁ اَسْبَاب پر اعتماد نہ کریں ❁ روزی روٹی کے اَسْبَاب اپنائیں ❁ بیمار ہو گئے تو دَوا بھی لیں ❁ محنت بھی کریں ❁ کوئی پریشانی آگئی تو اس کے حل کی کوشش بھی کریں مگر دِل میں بھروسہ ان اِسْباب

---

1 ... مسلم، کتاب الرضاع، باب لولا حواء لم تخن انثی زوجھا الدھر، صفحہ: 556، حدیث: 1470۔

2 ... تفسیر خزائن العرفان، پارہ: 3، زیرِ آیت: 159، صفحہ: 141۔

پر نہ ہو بلکہ اللہ پاک کی رحمتوں پر ہونا چاہیے۔

اگر تم توکل کرتے تو...

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗؕ (پارہ:28، الطلاق:3)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

نبی کریم، مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے: لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا اگر تم خدا پر ایسا توکل رکھتے جیسا اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اِس طرح رِزق ملتا جس طرح پرندوں کو ملتا ہے کہ وہ صبح بُھوکے نکلتے ہیں اور شام کو اُن کا پیٹ بھرا ہوتا ہے۔[1]

نابینا پرندے کا توکل

صحابیٔ رسول حضرتِ اَنس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کہیں جارہا تھا، ہم نے ایک نابینا پرندے (*Blind bird*) کو دیکھا جو اپنی چونچ ایک درخت پر مار رہا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ پاک اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ کہہ رہا ہے: اے اللہ پاک! تُو عدل فرمانے والا ہے اور تُو نے ہی میری آنکھوں کی روشنی دُور فرمائی ہے، مجھے بُھوک لگی ہے۔ اتنے میں ایک ٹِڈّی آئی اور اُس کے منہ میں

---

1 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب فی التوکل علی اللہ، صفحہ:560، حدیث:2344۔

داخِل ہوگئی۔ اس کے بعد وہ پرندہ دوبارہ اپنی چونچ درخت پر مارنے لگا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جانتے ہو اب یہ کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: یہ کہہ رہا ہے: مَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ یعنی جو اللہ پر توکُّل کرتا ہے اللہ اُسے کافی ہوتا ہے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! واقعی سچ ہے، جو بندہ اللہ پاک پر بھروسہ کرلیتا ہے، اللہ پاک اُس کو کافِی ہوجاتا ہے۔ لہٰذا اپنے کل کی فِکْر کرنے کی بجائے ہمیں چاہیئے کہ اپنی آخرت کی فِکْر کریں، رِزْق کا کیا ہے؟ جس مالِکِ کریم نے آج کھانے کو دیا ہے، کل بھی وہی عطا فرمائے گا۔

مجھے اپنے آقا پر بھروسا ہے

خلیفہ ہارون رشید کے دورِ خلافت میں لوگ شدید قحط (یعنی خشک سالی اور بارِش کی قلّت *Famine*) کا شکار ہوئے تو خلیفہ نے لوگوں کو بارگاہِ اِلٰہی میں رونے، دعا کرنے اور فضولیات سے بچنے کا حکم دیا۔ اِسی زمانے میں لوگوں نے ایک غلام کو دیکھا جو بڑا خوش اور مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔ اُسے خلیفہ ہارون رشید کی خدمت میں پیش کردیا گیا۔ خلیفہ نے اُس سے خوشی واِطمینان کا سبب پوچھا تو کہنے لگا: میرے آقا کے پاس گندم کی بہت بڑی مقدار موجود ہے اور مجھے اپنے آقا پر بھروسا ہے کہ وہ مجھے اِس میں سے کھلائے گا، اس لئے مجھے قحط کی فکر نہیں۔ غُلام کی یہ بات سُن کر خلیفہ نے کہا: جب یہ غلام اپنے جیسے ایک انسان پر بھروسا کرکے مطمئن ہے تو پھر ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ اللہ پاک پر توکُّل کریں۔ (2)

---

1 ...حاوی للفتاوٰی، مجموع الاسئلۃ الناجیۃ، صفحہ: 442۔

2 ...مستطرف، الباب العاشر فی التوکل علی اللہ تعالٰی...الخ، الفصل الاول، جلد: 1، صفحہ: 116۔ دار الفکر

ٹینشن کا علاج

مدینے کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انسانی دِل کی ہر جنگل میں ایک شاخ ہے تو جو اپنے دل کو اِن تمام شاخوں کے پیچھے ڈال دے، اللہ پاک پرواہ نہیں کرے گا کہ کسی جنگل میں اُسے ہلاک کر دے اور جو اللہ کریم پر توکُّل کرے وہ اُسے گھاٹیوں سے بچائے گا۔[1]

مشہور مفسر قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: انسان کا دِل ایک ہے مگر اس کے لئے فکریں غم بہت ہیں ❁ روٹی ❁ کپڑا ❁ مکان ❁ بیماریوں کا علاج ❁ آپس کی مخالفتیں وغیرہ وغیرہ فکروں غموں کے جنگل ہیں، جن میں سے ہر ایک کا تعلق اِنسان کے دِل سے ہے۔ **مزید فرماتے ہیں:** توکل کرنے والے مومن پر رنج و غم اوّلاً آئیں گے نہیں، اگر آئیں گے تو پانی کی طرح بہہ جائیں گے، اگر کچھ ٹھہر بھی گئے تو دِل ان کا اثر نہیں لیتا، دل اللہ کی یاد میں گم رہتا ہے۔[2]

توکل کرنے والے راحت میں

تابِعی بزرگ، حضرتِ ابوفَروہ جَزَری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے مجھ سے خواب میں کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ توکُّل کرنے والے ہی آرام میں ہوں گے، میں نے عرض کی: اللہ کریم آپ پر رحم فرمائے، کس چیز سے آرام میں ہوں گے؟ فرمایا: دنیا کے غموں اور حساب کی سختی سے۔ اللہ کی قسم! اِس خواب کے بعد سے میں کبھی جلدی یا تاخیر

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب التوکل والیقین، صفحہ:677، حدیث:4166۔

2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:7، صفحہ:123و124 ملتقطاً۔

سے رِزْق ملنے پر رنجیدہ نہیں ہوا کیونکہ جو توکُّل اپنالیتا ہے اللہ پاک اس کی مُرادوں کو پورا فرماتا ہے، رِزْق کے ساتھ ساتھ بھلائی بھی اِس کی طرف چلی آتی ہے۔[1]

اللہ پاک ہمیں توکُّل کی دولت نصیب فرمائے، یہ جو ہم اپنے مستقبل کی فِکْر میں پریشان رہتے ہیں، کل کی روزی کہاں سے آئے گی؟ بڑھاپا کیسے گزرے گا؟ بچوں کا کیا بنے گا؟ وغیرہ۔ ان باتوں کی پیشگی پلاننگ کرنا اور بات ہے مگر ان باتوں کو لے کر پریشان ہو جانا، نماز، روزے کی فِکْر کی بجائے صِرْف وصِرْف انہی باتوں کی فِکْر میں لگ جانا، یہ اچھا نہیں ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اللہ پاک کی رحمتوں پر بھروسہ رکھیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دُنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

بہارِ شریعت موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی نیکی کی دعوت عام کرنے میں مَصْرُوفِ عَمَل ہے، اس سلسلے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے ***IT*** ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بہت ہی پیاری، نرالی اور بہت فائدہ مند، موبائل ایپلی کیشن لانچ کی گئی ہے۔ جس کا نام ہے: **بہارِ شریعت *(Bahar e Shariyat)*** ❁ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مایہ ناز تصنیف **بہارِ شریعت** کی تینوں جلدیں اس ایپلی کیشن میں شامل کی گئی ہیں ❁ اس کے علاوہ بہارِ شریعت میں شامل قرآنی آیات، احادیث، اصطلاحات اور لغت اس ایپلی کیشن کا حِصّہ ہیں ❁ ایپلی کیشن میں جدید اور مختلف انداز میں سرچ کرنے کی

---

1 ...شعب الایمان، باب التوکل والتسلیم... الخ، جلد:2، صفحہ:107، رقم:1304۔

سہولت موجود ہے ❁ آپ ایک لفظ یا 2، 3 مختلف الفاظ کو لکھ کر بھی تلاش کر سکتے ہیں ❁ سرچ کو مزید بہتر کرنے کے لیے اس میں اردو کی بورڈ (*Keyboard*) کی سہولت ہے تاکہ اپلی کیشن میں سرچ کرنے میں آسانی ہو۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: فرض رکعتیں مکمل کر لینے کے بعد باتیں کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

وضاحت: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ فرض رکعتیں پڑھ لینے کے بعد اگر باتیں کر لی جائیں تو بعد والی سُنتوں کا ثواب نہیں ملتا یا سِرے سے سُنّتیں ادا ہی نہیں ہوتیں۔ یہ ایک غلط فہمی ہے۔ فرض رکعتوں کے بعد، سُنّتیں وغیرہ پڑھ لینے سے پہلے باتیں کرنا مکروہِ تنزیہی ہے (یعنی گُناہ نہیں، ہاں! شرعاً ناپسندیدہ ہے) اور ایسا کرنے سے بعد کی سُنّتیں ادا ہو جاتی ہیں، ان کا ثواب بھی ملتا ہے، البتہ! ثواب میں کمی آجاتی ہے۔ سُنّت طریقہ یہی ہے کہ فرض رکعتوں کے بعد باتیں وغیرہ کرنے سے بچیں اور فوراً سُنّتیں وغیرہ پڑھ لیں۔ **بہارِ شریعت میں ہے:** جن فرضوں کے بعد سُنّتیں ہیں، ان میں فرض ادا کرنے کے بعد کلام نہ کرنا چاہیے، اگرچہ سُنَتیں ہو جائیں گی، مگر ثواب کم ہو گا اور سُنّتوں میں تاخیر مکروہ ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...بہارِ شریعت، جلد:1، حصہ:3، صفحہ:537۔

دِیمک سے حفاظت (وظیفہ)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

41 بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر ذخیرہ کی ہوئی چیزوں یا کتابوں وغیرہ پر دم کر دیا جائے تو دیمک اور دوسرے کیڑے مکوڑوں سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! حفاظت رہے گی۔[1] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...چڑیا اور اندھا سانپ، صفحہ:32۔